

روحانی قوت کی شرائط

Shah Waliullah
ایک روحانی
مفسر

جسکو پادری آرٹھیکریل صاحب نے نشن کی
ایک جماعت کے روبرو پڑھنے کے سنائی

ایک روحانی

پنجاب لیجنس بک سیٹی کی طرف سے شائع ہوئی

طبع امریکنیشن لودیانہ میں یاہتمام پادری ویرصیا جھی

...جلد

۸۸ء

طبع اول

روحانی قوت کی شرائط

ایک وعظ

جب روح القدس تم پر آویگی تم قوت پاؤ گے

اعمال کی کتاب پہلا باب ۸ آیت

اس وعظ کا مضمون مشن کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے۔ وہ مضمون یہ ہے کہ روحانی قوت کی شرائط کیا ہیں۔ اس مضمون کو سنتے ہی دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا بیان مشن کے روبرو پہلے ہی وعظ میں ہونا چاہئے تھا۔ اب ایسے شخصوں کے روبرو جو چالیس برس سے وعظ کر رہے ہیں اور انکی سرگرمی اور جاں نثاری پر بہت سے اشخاص گواہی دے رہے ہیں یہہ وعظ کہنا کہ روحانی طاقت کے حاصل کرنے کی شرائط کیا ہیں ہی موقع معلوم ہوتا ہے لیکن اگر آپ نے جو سب سے بزرگ ہیں پوچھا جائے تو وہ بھی شاید اقرار کریں گے کہ ہم کو اپنے کاموں کے نتیجہ کی نسبت بہ نسبت دوسروں کے زیادہ اطمینان حاصل نہیں ہے اور اپنی تمام کوششوں کی کمزوری کو ان ظاہری

مستحکم دیواروں کے مقابلہ میں جو غیر قوموں نے سامنے کھڑی کی ہیں دیکھ کر
 کون کہہ سکتا ہے کہ اُن شرائط پر غور کرنا جنکے باعث اُن دیواروں کے توڑ ڈالنے
 اور مسیح کے لئے فتح کرنے کی طاقت دیجاتی ہے لا حاصل ہے یہہ مضمون تو
 نہایت ہی وسیع ہے اس کا پورا بیان کرنا اور اسکے سارے وجوہات کی مشاح و
 برگ کا بیان کرنا ایک وعظ میں محال ہے اس کے واسطے ایک پوری کتاب کی
 ضرورت ہے چنانچہ ہم اسوقت انہیں باتوں کا بیان کریں گے جو ہمارے کام
 سے تعلق رکھتی ہیں۔

اس مضمون پر سب سے پہلے یہ سوال لازم آتا ہے کہ روحانی قوت کیا ہے۔
 روحانی قوت کا چشمہ ہمارے اندر بہرگز نہیں ہے اگر ہمارے اندر ہوتا تو اس قوت
 کا نام روحانی نہ ہوتا روحانی قوت جسمانی اور عقلی قوت سے اعلیٰ ہے اگرچہ یہہ
 دونوں بھی بیش بہا ہیں مگر اس شرط سے کہ یہہ روحانی قوت کے تابع ہوں۔
 روحانی قوت کا چشمہ خدا میں ہی نہ انسان میں۔ اس آیت میں خداوند نے
 رسولوں کو فرمایا ہے جب روح القدس تم پر اترے گی تم قوت پاؤ گے یہاں روح کے
 خاص نزول کا وعدہ ہی نہ اس عام نزول کا جو کہ سب ایمانداروں پر ہوا کرتا ہے۔
 اس نزول سے روحانی تاثیر اور روح کو قوی کر نیوالی طاقت مراد ہے۔ یہہ مسیح کی بخشش
 ہی رسول اس کے وسیلہ سے انجیل کی منادی کے لئے طیار ہو گئے یہہ وہ قوت
 ہے جسکا وعدہ باپ نے یسوع مسیح کی کتاب ۲ باب ۲۸ آیت میں کیا اور جسکا ذکر
 خداوند نے اپنے شاگردوں سے لوقا کے ۲۴ باب ۴۹ آیت میں کیا اس قوت کے

حاصل کئے بغیر شاگردوں کو یروشلیم سے باہر جانے یا اپنی خدمت میں مشغول ہونے کی اجازت نہ تھی۔ یہہ روح کی خاص قوت جسکا ذکر ہم کر رہے ہیں شاگردوں کو قبل از صعود مسیح عطا نہیں ہوئی مگر عام تاثیر روحی مسیح نے عنایت کی تھی۔ پیشتر اُسے عہدہ ہونیکے یوحنا کی انجیل کے ۱۴ باب کی ۷ میں مسیح نے فرمایا وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم میں رہیگی اور یوحنا کے ۲۰ باب کی ۲۲ میں کہ تم روح القدس لو لیکن وہ خاص تاثیر جسکا ذکر اس وعظ کی آیت میں ہے قبل از صعود آنکو نہیں دی تھی یوحنا کی انجیل کے ۱۶ باب کی ۷ میں خداوند فرماتا ہے اگر میں بنجاؤں تو تسلی دینیوالا تمہارے پاس نہ آویگا پر اگر میں جاؤں تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا اس مقام پر روحی اُس تاثیر کا وعدہ ہے جسکے وسیلہ سے شاگردوں پر خاص قوت ظاہر اور عنایت ہوئی۔ یہہ قوت پہلے عطا نہیں ہوئی تھی کیونکہ اسکی حاجت نہ تھی یوحنا کے ۱۴ باب کی ۱۶ میں مندرج ہے کہ روح شاگردوں کو تسلی بخشیگی اور ۱۴ باب کی ۲۶ سے یہہ ظاہر ہے کہ شاگردوں کو سکھلانیوالی اور یاد دلانیوالی ہوگی اور ۱۶ باب کی ۳۳ سے کہ وہ ساری سچائی کی راہ بتا دیگی اور آئندہ کی خبریں دیگی۔ حاصل کلام یہہ ہے کہ روح شاگردوں پر بڑی کثرت سے اُترنیوالی تھی تاکہ وہ ہر ایک ضرورت اور حادثے اور آفت کے لئے طیار ہو رہیں آنکو حکم ہو کہ جب عدالت کا ہوں میں گھسیٹے جاؤں کی طرح کا اندیشہ نہ کریں کیونکہ روح القدس انہیں سکھائیگی کہ کیا کہنا چاہئے لوقا کے ۱۲ باب کی ۱۱ و ۱۲ آیات روح کی یہہ عظیم عطیہ وہ قوت ہے جسکا ذکر اس وعظ کی آیت میں مذکور ہے۔ اعمال کے پہلے باب کی ۵

آیت میں اسی کو روح القدس سے پتہ پانا کہا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس عطیہ کو باپ کا وعدہ کر کے فرمایا ہے اس واسطے کہ باپ نے نبیوں کے وسیلہ سے وقت بوقت روح کے نزول کا وعدہ کیا ہے روح کا کامل نزول جیسا یسوع مسیح کی کتاب ۲ باب ۲۸ آیت میں مذکور ہوا اب تک پورا نہیں ہوا ہم اس کا انتظار کر رہے ہیں اور راہ دیکھ رہے ہیں منتی کوست کے دن جو روح کثرت سے نازل ہوئی وہ اس کامل نزول کا جو آئندہ ہو نیوالا ہی صرف ایک نمونہ ہے حقیقت یہ ہے کہ روح انکو عنایت ہوئی اور صرف انہیں کو جو مسیح پر ایمان لائے اور یہ بھی مختلف درجوں میں کیونکہ خدا کی روح کی بخشش میں بھی درجہ ہیں صرف بیٹی کی نسبت بیان ہوا ہے کہ خدا اسکو ناپ کر روح نہیں دیتا زمانہ سابق میں اور حال میں خدا ہمیشہ اپنے بندوں کو جنکو اس نے اپنے کام کی واسطے مقرر کیا روح بخشتا رہا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ بھی اسی طرح بخشش کا آبائی اور موسائی زمانہ میں لوگ روح القدس کی بابت کم علم رکھتے تھے تاہم وہ بالکل بخیر نہ تھے کیونکہ ان دنوں میں بھی جیسا اب ہے روح خدا اور بندوں کے بیچ اندرونی میل کا وسیلہ تھی عہد عتیق سے ظاہر ہے کہ روح اس قوت سے جس کا ذکر پورا ہے فقط انہیں کو دگنی ہے جنکو خدا نے برگزیدہ کیا کہ اس کے مقصد کو پورا کریں یہہ خاص کر نبی لوگ تھے جو خداوند کے نام سے نبوت کرتے تھے جب خدا کی روح کسی آدمی پر نزول کرتی تھی اسوقت وہ نبی ہوا کرتا تھا اور خدا کی روح کے نزول بغیر کبھی کسی نے نبوت نہیں کی۔ اسی بھائیو یہہ خیال ہمارے لئے نہایت

نصیحت آمیز اور عبرت انگیز ہے کیونکہ ہم بھی خداوند کے حقین گواہی دیتے ہیں ہم کو
 دریافت کرنا چاہئے کہ ہم بھی خدا کے بلائے ہوئے اور عالم بالا سے قوت
 پائے ہوئے ہیں یا نہیں یہ قوت ہمارے کام کے لئے فقط پسندیدہ ہی نہیں
 بلکہ ضروری ہے یہ قوت مسیح کی خدمت کی جڑ ہے اور بغیر اسکے اسکی خدمت نہیں
 ہو سکتی۔ وہ کونسی شرائط میں جسے یہ قوت حاصل ہو سکے۔ یہ سوال بڑا ہی
 بھاری ہے اور اسکے کامل جواب پر کلیسیا کی ترقی اور خداوند کی بادشاہت
 کا پھیلنا موقوف ہے۔ پاک نوشتوں میں بیان ہوا ہے کہ شاگردوں کو مسیح کے
 فرمان کے مطابق یروشلم میں آکر روحانی قوت کے لئے انتظار کرنا پڑا تاکہ وہ
 منادی کے قابل ہوں اور انتظار میں دو معنی داخل ہیں راہ تکنا اور دعوامنا
 خداوند کے حکم کی تابعداری سے قوت موعودہ انہر نازل ہوئی اس بات سے
 ہم کو مشنری کے کام کے لئے بڑی تعلیم ملتی ہے وہ تعلیم یہ ہے کہ ہمارے لئے
 ایک قوت ہی انتظار کرنیکا اور ایک وقت ہی کام کرنیکا اور دونوں فرمانبرداری کی
 راہ ہیں اگر کوئی آدمی اس وقت پانی کے بغیر جو عالم بالا سے اترتی ہے مسیح کے لئے
 کام کرتا ہے لیکن مسیح کی طرف سے مقرر نہیں ہوا اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسکو کامیابی
 نہیں ہوتی کیسا ہی سرگرم کیوں نہ ہو اور عقلی ہتھیاروں سے مسلح کیوں نہ ہو تو بھی
 آسمانی قوت نہ رکھنے کے سبب سے ٹھنڈا پانی پیتا اور جھنجھٹا جھانچہ کی مانند
 ہے۔ اول شرط روحانی قوت کی فرمانبرداری ہے اور بدون تابعداری اور فرمانبرداری
 کے روحانی قوت کا حصول مثل اور امورات کے ممکن نہیں مسیح اسمیں بھی ہمارا کامل

موت نہ ہو اسکے تمام کاموں کی اصل فرمانبرداری تھی اُس کا مقولہ ہر دم یہہ تھا۔

دیکھ میں آتا ہوں کتاب کے دفتر میں میرے حقیقی لکھا ہوا میرے خدا میں تیری مرضی بجالانے پر خوش ہوں اسی قاعدے کے مطابق اُس نے زندگی بسر کی۔ اُس نے

باپ کی مرضی ہمیشہ مد نظر رکھی۔ یہہ اُس کا قول تھا۔ میرا کھانا یہہ ہی کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی بجالاؤں اور اُس کا کام پورا کروں۔ میں اپنی مرضی کو نہیں بلکہ باپ کی مرضی کو

جسے مجھے بھیجا ہی چاہتا ہوں۔ میں آسمان پر سے اسلئے نہیں اُتر آتا کہ اپنی مرضی پر بلکہ

اسکی مرضی پر چلوں جسے مجھے بھیجا ہی میری تعلیم میری نہیں بلکہ اُسکی ہی جسے مجھے بھیجا ہی۔ اس قسم کی

بہت سی آیتیں انجیل میں پائی جاتی ہیں اور سب سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کی

زندگی کا اول قاعدہ باپ کی فرمانبرداری تھی بلکہ اُسکے بھاری دکھ اور تکلیفیں

اُسکی کامل فرمانبرداری کا نتیجہ تھیں انجیل میں لکھا ہے کہ وہ مرنے تک بلکہ جلیبی

موت تک فرمانبردار رہا اس واسطے خدا نے بھی اُسکو کمال سے فرازی بخشی اور بزرگترین

نام عنایت کیا تاکہ یسوع مسیح کا نام لیکر ہر ایک کیا آسمانی کیا زمین کی وہ جو زمین

کے نیچے ہیں گھٹنا ٹیکیں اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے تاکہ

خدا باپ کا جلال ہو دے۔ میں پیشتر بیان کر چکا ہوں کہ اُس وعظ کی آیت میں

روح القدس کی عام تاثیر کا ذکر نہیں بلکہ روح کی خاص قوت دینیوالی طاقت

کا بیان ہے ان دونوں قسم کی تاثیر میں امتیاز کرنا نہایت ضرور ہے سب ایمانداروں میں

روح القدس رہتی ہے اور سارے ایماندار خدا سے پیدا ہوئے ہیں اور خدا کی روح

سب میں رہتی ہے لیکن روح القدس کی خاص قوت دینیوالی تاثیر سب میں ظاہر نہیں

ہوتی مثلاً ایک درخت صرف زندہ اور سرسبز ہے اور ایک ایسی زندگی رکھتا ہے کہ پھل اور پھول
 سب بھی بھرا ہوا ہے ایسی طرح ایک عیسائی میں صرف روحانی زندگی ہے لیکن دوسری
 وہ زندگی قوت کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہے دو نوعین زندگی کا چشمہ ہے لیکن دو نوعین
 زندگی قوت کے ساتھ ظاہر نہیں ہے۔ روحانی قوت روحانی زندگی کے بغیر نہیں
 ہو سکتی لیکن روحانی زندگی بغیر ظاہر ہونے روحانی قوت کے ہو سکتی ہے روحانی
 قوت روحانی زندگی کا خاص ظہور ہے۔ روحانی زندگی سے نئی پیدائش حاصل کر کے
 خدا کا فرزند ہونا اور بات ہے۔ اور روحانی قوت سے منور ہو کر خدا کی خدمت کے لئے
 طیار ہونا اور بات ہے۔ مسیح روح کی قدرت سے پیدا ہوا ایسی طرح ہر ایک سچا مسیحی روح سے
 متولد ہے اس عظیم کام کے لئے روح کی خاص قوت کا ظہور ایماندار میں ضرور ہے۔ خداوند
 یسوع مسیح بگناہ پیدا ہوا تو بھی اُس کے لئے روح سے ملے ہوئے ضرور تھا تاکہ اُس خدمت
 کو پورا کرے جس کے واسطے دنیا میں آیا یہ روح کی قوت اُسے بہتے کی وقت پائی اُس کا
 بیٹما روح کا بیٹما تھا جس کے وسیلہ سے وہ اپنے کام کے لئے طیار ہو گیا لیکن اس کام کو
 شروع کرنے سے پیشتر ضرور ہوا کہ اُس قوت کو صبر اور برداشت سے ثابت کرے۔
 مسیح کی شیطان سے لڑائی ہوئی اور وہ سخت آزمائش سے آزما گیا شیطان نے
 اپنی ساری حکمت اور فریب کا زور اُس پر لگایا لیکن کامیاب نہ ہوا یہ لڑائی عظیم نیاچ سے
 بھری ہوئی تھی اس لڑائی کی کامیابی پر نہ صرف ہماری دنیا کی بلکہ کل خلقت کی بہتری
 اور خدا کی بزرگی اور جلال ہو قوف تھا اگر مسیح بالفرض اس لڑائی میں ہار جاتا تو شیطان
 فتحیاب ہو جاتا تو نجات کی راہ مسدود رہتی اور خدا کی مرضی انسان کی خلصی کی نسبت جو حکمت

اور قدرت سے بھری ہوئی ہو پوری نہوتی یہ لڑائی گویا نیکی اور بد کے درمیان ہوئی
 اور شکر ہے خدا پاک کا کہ نیکی بدی پر غالب آئی خداوند نے شیطان کو شکست دی
 اور باپ کی مرضی پر قائم رہ کر فتحیابی کے ساتھ آزمائش سے نکل آیا بعد اُس کے
 اپنی خدمت شروع کی تاکہ شیطان کی سلطنت درہم برہم ہو اور خدا کی بادشاہت
 قائم یعنی وہ بادشاہت جس کا اُس نے بیٹے سے وعدہ کیا شیطان نے مسیح کو آزمایا کہ
 خدا کی سلطنت کو بغیر اُس وسیلہ کے جو اُس کے لئے مقرر کیا گیا حاصل کرے لیکن مسیح نے
 اُسکی آزمائش سے فریب نکھایا اور پورے ارادے سے خدا کی راہ پر ثابت قدم رہا صلیب
 کی تلخی اور کڑواہٹ اُسکی خدمت شروع کرنے کے وقت سے مسیح کے اوپر سے
 گزر گئی مسیح کا تین قسم کا امتحان ہوا اور ہر ایک قسم کا مطلب جداگانہ تھا پہلے امتحان
 سے یہ مطلب تھا کہ اُس اعجازی قوت کو جو اُس نے خدا کے کام کے واسطے پائی
 تھی اپنی جسمانی ضرورت رفع کرنے کے لئے استعمال کرے اور دوسرے کا مطلب
 یہ تھا کہ خدا کے وعدہ پر شک کر کے اُسکو آزمائے تیسرا اُسکو متوجہ کرنا تھا کہ
 خود غرضی پر نگاہ کر کے اس دنیا کی بادشاہت کو شیطان کی فرمانبرداری سے نہ باپ
 کے ہاتھ سے اطاعت کے اجر میں حاصل کرے۔ انجیل کو بغور پڑھنے سے معلوم
 ہوتا ہے کہ مسیح اپنی ساری خدمت میں وقت بوقت آزما گیا کہ اپنے معین کام سے
 باز رہے مثلاً ہم ایک مقام میں پڑھتے ہیں کہ لوگوں نے چاہا کہ اُسکو لیجاویں اور
 بادشاہ بناویں اور دوسرے مقام میں اُس کے شاگردوں نے کوشش کی کہ اُسکو
 صلیب سے ہٹاویں جو کہ خدا نے مقدر اور مقرر کیا تھا کہ اُس کے وسیلہ سے فتح مندی کا

تاج حاصل کرے شاید گت سینی کے باغ کی تکلیف کا باعث ہی آزمائش تھی جب مسیح امتحان میں مبتلا تھا تو اُس نے آرزو کی کہ ای باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے گزر جائے لیکن فتحیابی فوراً حاصل ہوئی کیونکہ اُس نے اُسیدم یہہ فرمایا کہ ای میرے باپ اگر میرے پئے بغیر یہہ پیالہ مجھ سے نہیں گزر سکتا تو تیری مرضی ہو۔

مسیح کے شاگرد بھی جو آسمانی قوت سے ملبس ہوئے اپنی خدمت کے آغاز میں آزمائے گئے اُنکے ساتھ خود شیطان نہیں لڑا بلکہ اپنے کارپردازوں کو ابھارا اور اُنکی وساطت سے جنگ کی لیکن اُنہوں نے بھی اپنے خداوند کی متابعت اور موافقت کو ہاتھ سے ندیا اور ہر وقت یہی کہتے تھے ہم کو خدا کا حکم آدمیوں کے حکم سے زیادہ ماننا فرض ہے وہ اپنے فرض کے ادا کرنے میں نہایت مستعد اور مستقل تھے وہ آدمی کے خیالات کی پروا نہ کرتے تھے وہ آدمیوں سے اندیشہ نہ کرتے تھے اور دکھ تکلیف سے نہ ڈرتے تھے یہہ بات ہمیشہ اُنکے پیش نظر رہتی تھی کہ ہمارا خدائے خدا کی طرف کیا ہے اور یہہ نتیجہ اُس آسمانی قوت کا تھا جو اُنکو پیشتر حاصل ہوئی تھی کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ اس قوت کے نزول سے پیشتر وہ نہایت کمزور اور ضعیف دل تھے لیکن اس قوت کے اترنے کے بعد وہ بڑی دلیری اور جرأت کے ساتھ کام کرنے لگے نہ یہی کہ انسان کے مقابلہ اور اُنکے منصوبوں کو ناچیز سمجھنے لگے بلکہ دکھ تکلیف قید خانہ قتل و ہلاکت سے ہرگز نہ ڈرے ان بلاؤں کے مقابل سینہ کو سپر بنا کر شیطان کی بادشاہت کو فتح کرتے رہے۔

سردار کاہنوں کے روبرو پطرس اور یوحنا کی استوار یہیے قائم رہنے کے

بعد ہی لکھا ہے کہ شاگرد شمار میں بہت بڑھ گئے اور ایمانداروں کی جماعت یکدل و یکجان
 ہو گئی اور رسولوں نے بڑے اقتدار سے مسیح کے جی اٹھنے پر گواہی دی اور
 ان سب پر بڑا فضل تھا اور اور بھی زیادہ مرد عورتیں بلکہ گروہ کے گروہ خداوند پر
 ایمان لا کر ان میں شامل ہوتے تھے اگر رسول اس وقت اس خوف سے کہ مبادا
 حاکم ناراض ہو جاویں انکی مرضی اور خواہش کے بموجب عمل کرتے تو انکی روحانی
 طاقت فنا ہو جاتی اور کام میں ترقی موقوف ہوتی اور اگرچہ دین عیسوی بالکل نہ
 مٹ جاتا جیسا کہ بعض لوگ گمان کرتے ہیں تو بھی ان رسولوں کے عوض اور
 لوگ مقرر کئے جاتے کہ اس کام کے جاری رکھنے کے لئے مبارک وسائل
 ہوں اس واسطے ہمارے لئے بھی مناسب ہے کہ اس فرمانبردار کے اصول کو ہاتھ
 سے نہیں در نہ ہم بھی کی طرف کئے جائینگے تکلیف و امتحان ہمارے روبرو ہی لیکن
 ان لوگوں سے زیادہ نہیں جو ہمارے پیشتر اسی کام کو کرتے آئے بہت سی چیزیں
 ہماری سدا رہ ہو گئی اور بہت سے امتحان پیش آئینگے لیکن یہ سب باتیں کچھ
 جدید نہیں ہمیشہ سے چلی آتی ہیں اگر کچھ تفاوت ہی تو ہمارے لئے مفید ہے کیونکہ
 اگلے زمانہ کی تکلیفات زمانہ حال کے دکھوں سے زیادہ خطرناک نہیں تاہم
 روح کی بہت بخش طاقت سے خدا کے بندے فتح کرتے آئے ہیں اور کرتے
 رہینگے کیونکہ خدا انکا حامی ہے ہمارے لئے یہ ضرور ہے کہ لوگوں کو خوش کرنے
 کے لئے یا انکے خوف سے ہم اپنے فرائض کو چھوڑیں اور یاد رکھیں کہ ہمارا پاک
 منصب خدا ہی کی خدمت کے لئے نبشتا گیا ہے اور اس کا جلال ہمیں مد نظر رکھنا چاہئے

نہ اپنا اگر ہم ایسا کریں تو روحانی قوت سے کبھی محروم نہ ہونگے دانیال نے جو خدا کے حضور
 ہر روز تین دفعہ دعا مانگتا تھا اس قدر جرات اور دلیری حاصل کی کہ شیرونکے سامنے
 ہو کر خدا کا جلال غیر قوموں کی نظر میں بڑھایا اور جیسا قدیم زمانہ میں تھا ویسا اب بھی
 خدا سے دل لگانا قوت بخشا ہی کہتے ہیں کہ نبولین اعظم کی جنگ فرانس میں ایک
 سنتری کو راستے وقت کسی خاص جگہ پر پہرہ دینے کا حکم تھا جب وہ اپنے پہرے
 پر ٹھل رہا تھا خود شہنشاہ آہنچا اور گزرنا چاہا لیکن گزرتے ہوئے جو مقررہ لفظ
 کہنا چاہئے تھا نہ بول سکا سنتری نے بادشاہ کو روکا اور کہا کہ تو نہیں جاسکتا
 شہنشاہ بولا کہ میں ضرور جاؤنگا سپاہی نے جواب دیا تو کبھی نہیں جائیگا اگر تو خود
 شہنشاہ ہی کیوں نہ ہو تو بھی میں تجھے نہیں جانے دوںگا جب تک پرول نہ سناوے
 شہنشاہ مجبور ہو کر واپس ہو گیا لیکن دوسرے دن اُس سپاہیکو وفاداری کے
 سبب بڑا انعام دیا اسی طرح وہ جو دسے راہ راست اور ورستی پر چلتا ہی اور آسمانی
 حکموں کی فرمانبرداری پر ثابت اور قائم رہتا ہی اگرچہ اُس میں اُسے سخت نتیجہ برداشت
 کرنا اندیشہ بھی ہوتا ہم اسکو کچھ پرواہ نہ کرنی چاہئے کیونکہ انجام کار وہ راست باز
 ٹہر گیا اور اپنی محنت کا صلہ پاو گیا۔

روحانی قوت کی شرطوں کے بیان میں ہم نے فرمانبرداری کو اول درجہ دیا ہی
 لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ فرمانبرداری خود بخود پیدا نہیں ہو کر تی فرمانبرداری محبت
 کا ثمرہ ہی خداوند فرماتا ہی اسی خدا میں تیری مرضی پوری کر نیکو خوش ہوں سچی فرمانبرداری
 بغیر محبت کے نہیں ہو سکتی اور محبت بغیر ایمان کے حاصل نہیں ہوتی کیونکہ محبت ایمان کا

پھل ہر ایمان اور محبت کو بھی روحانی قوت کی شرائط میں فرمانبرداری کے ساتھ
داخل کرنا چاہئے ان تینوں کے سوا اور بات بھی روحانی طاقت میں شریک ہی
جسکا یہ بیان ہے۔ خرقیل نبی نبوت کرنے کے پیشتر اس طومار کو جس پر نبوت کا کلام لکھا
ہوا تھا آپ کھا گیا کیونکہ اسکو حکم ہوا اسی آدم زاد کو کچھ تو نے پایا سو کھا اس طومار کو
نگلیا اُسے کھا لیا وہ طومار نہ صرف اُسکے منہ میں داخل ہوا بلکہ انتڑیوں تک پہنچا
اور اُسکے ہڈ کا ایک حصہ بنگیا اسید طرح جو کوئی روحانی قوت کا مشتاق ہو وہ خدا کے
کلام کو کھا جاوے تاکہ کلام اُسکے اندر پہنچا اُسکی روح کی غذا بنے جو کوئی چاہے کہ
اوروں کو خدا کے کلام کی خوراک پہنچائے اُسکے لئے مناسب ہے کہ پہلے
اُس کلام کو خود کھاوے جو کوئی چاہے کہ اور فکور روحانی قوت پہنچاوے اُسکے
لئے ضرور ہے کہ پہلے اُس قوت کو آپ حاصل کرے اور اُسکی روح پر اُسکی تاثیر پہنچے
تاکہ خدا کے کام کو اچھی طرح پورا کر سکے جب کام کو خدا خود منظور کرے اور اُس میں
روحانی تاثیر ظاہر ہو ضرور ہے کہ وہ کام پہلے ہمارے دِلکے اندر ہو چکا ہے کہ پہلے
ہم خدا سے پاویں پیشتر اُس سے کہ ہم دوسرے کو دیں خداوند کا حکم یہ ہے کہ تم ڈرتے
اور تھرتھراتے ہو اُنہی نجات کا کام کئے جاؤ کیونکہ خدا ہی ہے جو کہ تم میں اثر کرتا ہے
کہ تم اُسکی نیک مرضی کے مطابق چاہو اور کام بھی کرو اس اندرونی کام اور الہی
زندگی کی ترقی کے لئے خدا نے وسیلہ بھی مقرر کیا ہے خدا ہمارے واسطے وہ کام
نہیں کرتا جو ہم آپ کر سکتے ہیں اور ہم کو کرنا چاہئے روحانی قوت صرف خداوند یسوع مسیح
کے ساتھ رفاقت کرنے سے حاصل ہوتی ہے جو زندہ کلام ہے وہ خود فرماتا ہے جی طرح

سے زندہ باپ نے مجھے بھیجا اور میں باپ سے زندہ ہوں اسی طرح وہ بھی جو مجھے کھاتا ہی
مجھے زندہ ہوگا۔ جو کوئی گرم ہونا چاہتا ہی وہ دھوپ میں اپنے کو سینکتا ہی اسی طرح
جو کوئی روحانی قوت میں سرگرم ہونا چاہے مسیح کی دھوپ میں جو راستبازوں کا سورج
ہی اپنے تئیں سینکے مستغرق ہو کے دعا مانگے اور خدا کا کلام غور کے ساتھ مطالعہ
کرنے سے روحانی قوت آتی ہی اس وسیلہ سے ہم مسیح کو اور اسکی دنیاوی زندگی
کی مراد کو پہچانتے ہیں اور جتنا زیادہ ہم مسیح کو پہچانینگے اسی قدر ہم مسیح کی مانند ہوجانینگے
جو ساری روحانی قوت کا چشمہ ہی میری رائے میں اس وسیلہ کا استعمال اس وقت
کے ایماندار کم کرتے ہیں بہ نسبت پہلے زمانہ کے عیسائیوں کے اس زمانہ کے لوگوں کا
خیال کام کی طرف زیادہ متوجہ ہی اور فکر و خیال کی طرف کم اس واسطے ہمارا کام کمزور اور اچھے نتیجہ
سے خالی ہوتا ہی کیونکہ ہم صحیح کام پر جو اندرونی زندگی پر موقوف ہی غور نہیں کرتے
انگلستان کے ایک بڑے مشہور معروف انجمنیہ صاحب کی نسبت یہ بیان ہوا ہی
کہ آسمیں ذاتی عقل کچھ بہت بڑی نہ تھی تو بھی اسے بڑے بڑے اور عجیب بہنر کے
کام پورے کئے دریاؤں پیل بنائے بڑے بڑے پہاڑوں کو کھود کر انکے
اندر سے رستے نکالے اگر ہم پوچھیں کہ اسکی کامیابی کا سبب کیا تھا تو مورخ
کہتا ہی کہ جب کوئی مہم اسے پیش آتی تھی تب وہ اپنے تئیں کو ٹھٹھری میں بند کر لیتا تھا
اور کھانا پینا چھوڑ کر ان مشکلات کے حل کرنے کے فکر میں سارے خیال کو متوجہ
اور مصروف کرتا تھا کبھی دو دن کبھی تین دن کے بعد اپنے کمرے سے نکلتا تھا اور
اسکا چہرہ فحیابی اور کامیابی سے دکھتا تھا اور فوراً مشکلات کے حل کو پورا کرنے کے

لئے اس طرح حکم دیتا تھا کہ گویا آسمانی الہام سے کرتا ہی اگر ہم چاہیں کہ روحانی مشکلات
 پر کامیاب ہو دیں ہم کو چاہئے کہ بہت وقت خدا کے ساتھ صرف کریں روحانی قوت کی
 ترقی تک بھی نہیں ہو سکتی ہے جب تک کہ ہم اپنا بہت وقت خدا کے ساتھ خرچ نہ کریں لیکن فہوس
 ہم پر کہ ہمارے دنیاوی کام اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ ہم صرف تھوڑا سا وقت خدا کی سوچ
 اور اپنی روح کی حاجت کے لئے لگا سکتے ہیں خداوند یسوع مسیح نے اکثر ساری
 ساری رات پہاڑ کی چوٹی پر خدا کے ساتھ گزار دی اگر یہ اس کے لئے ضرور تھا جسکی
 نسبت بیان ہوا ہے کہ خدا نے اپنی روح پیانہ کے ساتھ نہیں دی تو کتنا زیادہ ہمارے
 لئے ضرور ہے کہ اسکی روح جو صبح کے پیشتر اٹھا اور ایک خلوت خانہ میں دعا مانگنے
 کے لئے چلا گیا ہمارے میں کثرت کے ساتھ ہوتی جہاں صبح کے ستارہ نے
 اسے چھوڑا تھا شام کے ستارہ نے اسے وہیں پایا اگر ہم اپنا بہت وقت خدا کے
 ساتھ تنہائی میں گذاریں تو ہم خلوت خانہ سے موسیٰ کی مانند جیسا کہ وہ پہاڑ سے روشندل
 اور دکتے چہرہ کے ساتھ نکلا تھا باہر آویں گے اور خدا سے قوت پا کر آدمی پر قوت
 ظاہر کریں گے لیکن فہوس ہے کہ اکثر دینی زندگی آجکل صرف بیرونی زندگی ہوتی ہے
 کام کاج تو بہت سے ہوتے ہیں اور فرصت تھوڑی ہوتی ہے کہ اندرونی زندگی
 کی پرورش کریں حال کے زمانہ کے لوگوں نے کام کی قدر سب سے زیادہ کی ہے
 مگر انکو یاد رکھنا چاہئے جب کام اندرونی زندگی کا نتیجہ نہیں ہوتا اور وہ زور شور کی
 محبت اور فرزندانہ فرمانبرداری سے نہیں نکلتا تو بالکل نکلتا ہے اور خدا کے حضور نامقبول
 اس طرح علم و ہنر اگرچہ بذات خود اچھے ہیں تاہم انکے وسیلہ سے ہم کسی جانکو بچا نہیں سکتے

وہ تلوار نہیں ہیں صرف تلوار کے میان میں اُنکو ہاتھ کے ساتھ مشابہت دیکھتے ہیں
 لیکن اسوقت کے ساتھ نہیں جو ہاتھ کو چلاتی ہی ایک حکیم نے بہت درست کہا ہے کہ دنیوی
 تعلیم اور شائستگی ہمارے اخلاق کو بدل سکتی ہے لیکن ہمارے گناہوں کو دور نہیں
 کر سکتی اسلئے ہمارے اخلاق درست ہو سکتے ہیں لیکن ہم نیک نہیں بن سکتے
 اسلئے ہم ہوشیار بن سکتے ہیں لیکن دیندار نہیں ہو سکتے ذہنی علم اور شائستگی ہو سکتے
 ہیں پر خدا سے آگاہ نہیں ہو سکتے شہر اہنیر کے لوگوں سے کسی قوم نے علم
 و شائستگی میں زیادہ ترقی نہیں کی تو بھی اُس شہر کے لوگ خدا کی پہچان کے مقدمہ
 میں وحشی آدمیوں سے بڑھ کر تھے کیونکہ حقیقی خدا اُنکے نزدیک نامعلوم خدا تھا
 پھر بھی ہمکو دنیوی علم و اخلاقی ترقی حقیر نہ جانی چاہئے اُنیں کچھ نقص نہیں ہے اور
 اُنکے استعمال سے فائدہ ہے پر صرف اُنکے بیوقع استعمال سے نقصان ہوتا ہے خدا نے
 ہمکو بھی طاقت بخشی ہے کہ اُنکو حاصل کریں پس ہمکو چاہئے کہ اُنکے بجا استعمال کو چھوڑیں
 اور اُنکے وسیلہ سے خدا کا جلال ظاہر کریں ہم اُنکے وسیلہ سے لوگوں کو فائدہ
 پہنچا سکتے ہیں لیکن اُنکو ایماندار نہیں بنا سکتے ہیں دنیاوی علم اور تہذیب اخلاق
 ریل گاڑی کے انجن کے موافق ہے جو آگ بغیر چل نہیں سکتا سارے آلات اور
 کلیں موجود ہیں لیکن آگ نہ ہونے کے سبب سے سست ہیں اور کسی قسم کا کار نہیں
 دے سکتی ہیں پادری سپر جن صاحب نے روحانی قوت کی ضرورت کی یوں تفسیر کی ہے کہ
 ایک بڑی توپ کے گولے کی طرف خیال کرو اور اگر اُسے آہستہ آہستہ ہاتھ سے زمین
 پر لڑکا دیوین تو اُس سے کسی کو نقصان نہیں پہنچتا ایسے گولے کے نزدیک آنے سے

ہمو خوف نہیں ہوتا کہ اپنی کرسی چھوڑ کر اٹھیں اور بھاگیں اگر ایک چھوٹی سی گوئی کسی بندہ
 کے اندر سے چلائی جاوے تو اس سے کیسا نقصان پہنچتا ہی کون اس کے سامنے
 کھڑا رہ سکتا ہی اس سے صاف ثابت ہوتا ہی کہ گو کہ کچھ نہیں ہی قوت ہی سے کام ہوتا ہی
 ایسی طرح علما کی تعلیم اور وعظ سنکر لوگ ان کے علم و وعظ کی فصاحت اور بلاغت
 کی تعریف کر سکتے ہیں لیکن اگر ان کے وعظ میں روحانی قوت نہ ہو تو نکلتا ہی اس سے
 گنہگار کو فائدہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے گھٹنے کے بل کھڑا ہو کر چلاوے کہ میں
 کیا کروں کہ نجات پاؤں اگر ہکو دنیاوی علم تھوڑا سا ہو اور روحانی زندگی سے
 بھرے ہوئے ہوں اور ساری قوت کے ساتھ ہم خدا کے جلال اور انسان کی
 نجات کی تلاش کریں تو ہمارے کام پر برکت ہوگی موڈی صاحب کی طرف خیال کرو
 صاحب موصوف ایک شہر میں گئے جہاں قدیم سے خوش اخلاقی اور شائستگی کے ساتھ
 خدا کا کلام سنایا جاتا تھا اور دین کی رسومات پوری کی جاتی تھیں اور ہفتہ ہفتہ مشہور
 یونیورسٹی کی علمی بلاغت اور فصاحت کے ساتھ لوگوں کو خدا کا کلام سنایا جاتا
 تھا تو بھی کچھ روحانی فائدہ نظر نہیں آتا تھا اس شہر میں جب موڈی صاحب آئے
 اور خدا سے روحانی قوت پا کر ساری طاقت کے ساتھ خدا کا کلام لوگوں کے حضور
 بیان کیا تو کیا نتیجہ ہوا لوگ گناہ کے مقرر ہوئے اور نجات دہندہ کی طرف رجوع لائے
 شاید کوئی کہے گا کہ موڈی صاحب کے کام کو ہمارے کام کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں
 ہندوستان کے لوگوں کی حالت انگلستان کے لوگوں سے علیحدہ ہے انگلستان میں
 خدا کا کلام لوگوں میں بہت دنوں سے سنایا گیا تھا ان کا دل روحانی قوت کی تاثیر کے لئے

طیار تھا لیکن یہاں ہم ایسے لوگوں کے سامنے منادی کرتے ہیں جنہوں نے خدا کا کلام پتیر نہیں سنا اس ملک کے لوگ گویا شیطان کے قلعہ کے اندر محصور ہیں تو بھی میرا یقین یہ ہے کہ اگر ہم انہیں ہتھیاروں کو استعمال میں لائیں جنکو موڈی صاحب کام میں لائے تو ہم بھی شیطان کے قلعہ کو گرا دیں گے۔

آؤ ہم رسولوں کے کاموں کی طرف بھی ذرا غور کریں انہوں نے اکثر ایسے لوگوں کے بچپن وعظ و نصیحت کی جو کہ ہندوستان کے لوگوں کے مطابق بت پرستی میں ڈوبے ہوئے تھے اور جنکا سارا انتظام اور برتاؤ مجلسی اور خانہ دار کا بت پرستی کے قاعدہ کے موافق تھا یہ سچ ہے کہ ذات کا پرہیز انکے درمیان نہ تھا اگرچہ یہ بھی کسی قدر یہودیوں میں ملحوظ ہوا کرتا تھا وہ لوگ عیسائی مذہب سے نہایت دشمنی رکھتے تھے اور انکو جھارت کی نظر سے دیکھتے تھے اور عیسائیوں کو بڑا دکھ دیتے تھے باوجود ان روکوں کے مسیحی دین کی ترقی انہیں کثرت سے ہوئی اس ترقی کا باعث کیا تھا اگر ہم غور سے دیکھیں تو معلوم ہو جائیگا کہ رسولوں کی کامیابی کا خاص سبب وہ آسمانی قوت تھی جو مسیح کے وعدہ کے مطابق آنے لگی ہوئی رسولوں کی زندگی مسیح کی زندگی کی مانند تھی پاک اور روحانی سرگرمی سے بھری ہوئی اور اس زندگی کی تاثیر ضرور انکی منادی کی مددگار ہو کر دی تھی لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انکی زندگی روح القدس کی تاثیر تھی سو کچھ تعجب نہیں کہ اس زندگی کو دیکھ کر غیر عیسائی دین کی سچائی کی قائل ہوئیں اور اکثر انکی پیرونگیں ہمکو بھی مناسب ہے کہ اپنے میں ایسی ہی زندگی رکھیں ہمارے پاس وہی مذہب ہے جو انکے پاس تھا ہم اسی مسیح کی منادی

کرتے ہیں جسکی وہ کرتے تھے اگر ہماری زندگی انکی موافق صرف مسیحی زندگی ہو تو ہم بھی لوگوں پر بخوبی تاثیر کر سکیں گے چاہئے کہ ہم زندہ خطوں کے موافق ہو دیں جسکو سب پڑھ سکیں اگر ہم خود غرضی اور نفسانی خواہشوں کو فنا کر ڈالیں تو بیشک لوگ ہمارے دین کی سچائی کے قائل ہوں گے اور بیشک اقرار کریں گے کہ یہ دین ضرور سچا ہی جس سے گنہگار انسان میں ایسی تاثیر پیدا ہوتی ہے +

اب میں چند باتیں ایمان و محبت کی بابت کہوں گا۔ میں بیان کر چکا ہوں کہ رسول امتحانوں سے گھرے ہوئے تھے ہمارے سامنے بھی امتحان موجود ہے اور ہزار پر ایہ میں اپنی صورت دکھا رہا ہے بعض اوقات وہ جسمانی آرام یا خود پسندی اور خود بینی کے لباس میں لپکھتا ہر کرتا ہے۔ کبھی کبھی اسکی صورت نکتہ چینی یا عیب جوئی کی ہوا کرتی ہے اور کبھی حسد یا ریاکاری کی پوشاک پہن کر آتا ہے لیکن بے ایمانی سے بڑھکر کسی قسم کا امتحان ہم کو دکھ اور نقصان نہیں پہنچا سکتا ہے اسی صورت میں امتحان ہمارے پہلے باپ اور مان کے سامنے پیش ہوا اور غالب آیا انہوں نے خدا کے کلام پر شک کیا اس قسم کا امتحان سب سے خطرناک ہے کیونکہ اگر ہم اسکے قابو میں آجا دیں وہ صرف تو تو نکی ترقی کو بند کر دیتا ہے بلکہ اسکو بھی دور کر دیتا ہے جو ہمارے پاس بیشتر سے تھا ایمان دار اسکے بس میں آکر ایسا کمزور ہو جاتا ہے جیسا شمسون ہو گیا تھا جب اسکے بال کاٹے گئے وہ غلامی کی حالت کو پہنچتا ہے یہ امتحان شیطان سا ظالم ہے اور انسان کی روح کو بے ایمانی اور ملحدانہ خیال سے نہایت تصدیع دیتا ہے اور بدیکے امتیاز کو ہٹاتا ہے اور اسکی ساری امید کو دور کر دیتا ہے اور اگر ہو سکے تو خدا کو بھی جو

سب سے بڑی نعمت نکال دیتا ہے ایمان ہی سب سے زیادہ ضروری وسیلہ روحانی قوت
 کا ہے ایمان سے میری مراد صرف خدا کے ہونے پر یقین لانا ہی نہیں ہے اس قسم کا
 ایمان ناپاک روحوں کو بھی ہے ایمان سے میری یہ مراد ہے کہ ہم خدا پر یقین کریں
 جیسا اسکے بیان انجیل میں پایا جاتا ہے ہم یقین کریں کہ خدا ہمارا آسمانی باپ ہے اور
 ہلاک ہونیوالے گنہگاروں پر رحم اور محبت سے دیکھتا ہے اسکا دل محبت سے
 گنہگار انسان کے لئے جوش مارتا ہے ایسا یقین دلیں اطمینان اور دلجمعی پیدا
 کرتا ہے ایسا ایمان سچی ایمان ہے اور بغیر اسکے روحانی قوت نہیں ہو سکتی ہے جتنا زیادہ
 ہمارا ایمان مضبوط ہوگا اتنا ہی زیادہ ہماری تاثیر دنیا پر ہوگی ہم چاہتے ہیں کہ
 لوگوں کو قائل کریں یہ کام کبھی نہیں ہو سکتا ہے جب تک کہ ہماری تاثیر انکے دل پر
 نہ ہو اور ہم انکے دل پر تاثیر نہیں کر سکتے ہیں جب تک کہ اس کلام پر جسکی منادی کرتے
 ہیں یقین نہ رکھیں موڈی صاحب کی کامیابی کی کنجی اسکا سرگرم یقین ہے وہ اپنے سامعین
 کو یقین دلاتا تھا کہ میں آپ ان باتوں کو پوری طرح سے مانتا ہوں جنکی منادی
 تمہارے روبرو کرتا ہوں جب ہم کسی بات پر پوری طرح سے یقین کرتے ہیں
 تب وہ ہمارے دل پر پوری طرح سے اثر کرتی ہے اور جب کوئی بات ہمارے دل پر پوری
 طرح سے اثر کرتی ہے تب ہی اسکو ہم پوری طرح سے بیان بھی کر سکتے ہیں اور ہمارا
 پورا بیان سامعین کے دل کو ہماری طرف کھینچتا ہے اور ہمارے پیغام کو قبول کروا تا ہے
 جب کلام کی اسطور پر منادی ہوتی ہے تو وہ کبھی خالی نہیں جاتا بلکہ خدا کی طرف کی
 قوت ہو کر انسان کو نجات پہنچاتا ہے جیسا ہمارا ایمان ہی ویسی ہی ہماری سرگرمی ہوتی ہے

ہمارے اپنے دلیں یا دوسرے کے دلیں نہ گرمی کبھی نہیں ہو سکتی جب تک ہم اُس بات پر
 یوراثین نہ کریں جس کا بیان ہم کرتے ہیں اُس آدمی کی حالت کیسی خطرناک ہے جو
 انجیل کی مراد می کرتا ہے جو بغیر اُس پر یقین لانے کے اُسکی کیسی سستی کے ساتھ
 اُسکے منہ سے کلام نکلتا ہے اور کیسا بے حقیقت معلوم ہوتا ہے ایسا آدمی سامعین
 کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے کوشش کیوں نہ کرے لیکن کبھی کامیاب
 نہیں ہوتا اُسکے سامعین کے دلیں ہمیشہ یہ خیال جارتا ہے کہ وہ آپ ان
 باتوں پر یقین نہیں کرتا لیکن مضبوط ایمان کا آدمی اپنے سامعین کے دل کو کھینچ کر
 جلد اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے وہ انکو خدا کے نزدیک پہنچا دیتا ہے آسمانی شہر کے
 پھاٹکوں کو کھول دیتا ہے اور انکا اندرونی جلال اُنپر ظاہر کر دیتا ہے وہ انکو اُس خون
 آلود برہ کو جو آسمانی تخت پر ہے اور اُسکے گرد کے ہزار ہا بندگی کرنیوالوں کو انہیں
 دکھلا دیتا ہے اور اس ظہور کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ اُس گیت کے گانے میں
 شامل ہو جاتے ہیں جو ہمیشہ آسمان میں سُنانی دیتا ہے کہ برہ جو ذبح ہوا اس لائق
 ہے کہ قدرت اور دولت اور عقل و طاقت اور عزت و جلال اور برکت پاوے۔
 جب یہ حالت ہو ا کرتی ہے تب انسان سمجھ لیتا ہے کہ کس طرح خداوند یسوع مسیح
 ہمارے گناہوں کا کفارہ اور خدا کے ساتھ میل کرنیوالا بنا کس طرح دشمنی کو
 دور کرنیوالا ہے کس طرح خدا کی محبت کا ظہور انسان کے دل کو توڑتا اور پھلاتا ہے
 اور خدا کی طرف محبت کے ساتھ ایسا رجوع کر دیتا ہے جیسے بیٹا باپ کی طرف
 رجوع لاتا ہے اور یہ بات اُس سچے ایمان میں داخل ہے جسکے بغیر روحانی قوت نہیں

ہو سکتی ہے کوئی آدمی بغیر خدا کی محبت کے اس ایمان کو رکھ نہیں سکتا ہی اس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ محبت بھی روحانی قوت کا ایک ضروری حصہ ہے اور ہمیں روحانی کام کی
 ترغیب دیتی ہے اور اس سے ہمکو زندگی کی راہ میں تسلی ملتی ہے اس سے امید
 پیدا ہوتی ہے اور غم کے وقت ہمارے روبرو روشنی ڈالتی ہے اور ہمکو خوشی
 و امن پہنچاتی ہے محبت کی خدمت کبھی سست نہیں ہوتی اور اُسکی جان نثاری
 کبھی نہیں جاتی یہ محبت خدا سے نکلتی مناسب ہے کہ خدا ہی کیواسطے ہو محبت
 کے بغیر سچی خدمت نہیں ہو سکتی خدا کی سچی خدمت کی جڑ محبت ہے خدا کو محبت
 کرنے کے لئے ضرور ہے کہ ہم خدا کو پہچانیں جیسا وہ یسوع مسیح میں ظاہر ہے
 کیونکہ یسوع مسیح خدا کی محبت مجسم ہے مسیح وہ محبت کی زنجیر ہے جو آسمان کو دنیا کے
 ساتھ ملا دیتی ہے مسیح کی سب سے بڑی خصوصیت اُسکی موت اور زندگی میں اُسکی
 محبت تھی محبت کے باعث سے مسیح مولا اور محبت ہی کے وسیلہ شیطان پر
 ظفر مند ہوا *

پنولین اعظم نے خداوند یسوع مسیح کے حق میں یہ عجیب شہادت دی وہ یہہ
 کہتا ہے کہ سکندر اعظم و قیصر روم و شارلین اور میں نے بڑی بڑی سلطنتوں کی
 بنیاد ڈالی لیکن ہم نے انکی بنیاد کس بات پر قائم کی زور پر مگر مسیح نے اپنی
 بادشاہت کی بنیاد صرف محبت ہی پر رکھی اور اُسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آج کے دن تک
 اُسکے واسطے ہزار ہا آدمی جان دینے کو تیار ہیں لوگ سکندر اعظم کے فتوحات کو
 دیکھ کر تعجب کرتے ہیں لیکن یہہ خیال نہیں کرتے کہ ایک اور سب سے بڑا فائدہ

جو انسان کو اُسکی بہتری کی واسطے اپنی طرف محبت کی ڈوری سے کھینچتا ہے جسکی
 حکومت کی نہ صرف ایک قوم اقرار کرتی ہے بلکہ کل آدم زاد خاکی بہاد اُسکا مقصد ہے
 یہہ کیسا معجزہ ہے جب انسان مسیح کو قبول کر لیتا ہے تب اُسکی روح ساری
 قوت اور عقل اور سمجھ کے ساتھ مسیح کی ہستی کا ایک حصہ بن جاتی ہے میرے پیارے
 بھائی یقین جانو کہ پولین اس قول میں ہمارے روحانی کام کی کامیابی کی
 گنجی ہے جب کہ خادم دنیویں میں محبت نہیں ہوتی تب فضل اور اخلاقی خوبیاں
 بھی نہیں ہوتیں خداوند نے یہودیوں کو فرمایا میں جانتا ہوں کہ تم میں خدا کی
 محبت نہیں ہے محبت نہونے کے سبب سے انکی غیرت نکمی تھی غیرت بلا محبت
 حرارت دینی بن جاتی ہے اسنے ترسوسی سولوس کو شکر بنایا اور زمانہ سابق میں بہت
 دیندار خدا ترسوں کو آگ میں جلایا اُسی کے سبب سے مسلمان تعصب سے
 بھرے ہوئے ہیں اور انجیل کو جو عداوت کی نظر سے دیکھتے ہیں ہمو چاہئے
 کہ اُسکو اپنے بس میں لاویں لیکن محبت کے سوا ہم کس طرح اُسکو قابو میں کر سکتے ہیں
 رسول فرماتا ہے کہ مسیح ہماری زندگی اور خدا کی محبت کا ظہور ہے باپ کی محبت مسیح
 میں چکی اور اُسکی ساری زندگی اور اُسکی کل حالت میں ظاہر ہوئی جب ہم مسیح کے
 کامل معتقد ہو جاتے ہیں تب وہ الہی اور مبارک اصول محبت کا ہم میں ہوتا ہے
 جو سب پر قادر ہے اور سب کو تابع کر لیتا ہے وہ کیا تھا جسنے ہمیں اور ہمارے
 سرکش و لکڑیوں کو بس میں کیا وہ خدا کی محبت ہے جو یسوع مسیح میں ظاہر ہوئی اسلئے مناسب
 ہے کہ محبت ہمارے کام کا سبب اعظم نبی اسی کے وسیلہ سے مسیح نے فتح پائی اور

اسی کے وسیلہ سے آج کل اُسکے خادم چین کے ملک میں فتح پا رہے ہیں چین کا ملک
 پرانی ریت رسم کا بڑا عاشق ہے اور تعصب سے بھرا ہوا ہے تو بھی انہوں نے مشنریوں کی
 محبت دیکھ کر انکی بڑی تعریف و توصیف کی چین کے وزیر اعظم نے یہ شہادت
 عیسائی دین کے حقیقی دی ضرور سچی دین کا اثر لوگوں پر نہایت بڑا ہے جبکہ اُسکے
 پیروؤں نے چین کے لوگوں کو بچانے کی واسطے جان دی پھر اور ایک قلع میں
 ایک چینی اخبار کا ایڈیٹر مشنریوں کے حقیقی یوں لکھتا ہے کہ مناسب ہے کہ ہم مشنریوں کی
 سخاوت اور خیر خواہی کی تعریف شکر گزار کیے ساتھ کریں اور ہمیشہ اُنکو یاد رکھیں
 کیونکہ انہوں نے بے نظیر ہر گرمی کے ساتھ ہمارے لوگوں سے محبت کی اور
 اپنے تئیں اُنکے عوض میں قربان کیا چاہئے کہ ہم مسیح کی اُس تعلیم کی بھی تعریف
 کریں جسکی تاثیر سے اس قسم کی خیر خواہی اور محبت پیدا ہوئی ان شہادتوں سے
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ اگر مسیح کی محبت ہماری زندگی میں ظاہر ہو تو ہماری موت سے
 بھی لوگ مسیح کے قائل ہونگے اور گناہ سے توبہ کر کے بچ جائینگے اس محبت کے
 ظہور سے اگر خدا کی مرضی ہو تو قوم کی قوم مسیح کی طرف پھرنگی ۔

مسیح کی روح محبت کی روح ہے اگر ہم میں مسیح کی روح نہ ہو تو ہم مسیح کے نہیں
 ہیں اس واسطے کسی عیسائی میں محبت کا نہونا صرف نقص ہی نہیں بلکہ اُس کے
 عیسائی نام کو مٹا دیتا ہے کیونکہ بغیر عیسیٰ کے کوئی عیسائی نہیں ہو سکتا اسی طرح
 بغیر محبت کوئی عیسائی نہیں ہو سکتا جتنا زیادہ مسیح کی روح سے ہم بھرنے لگے اسی قدر
 محبت ہماری چال چلن میں ظاہر ہوگی ہم اُس محبت کے وسیلہ سے لوگوں کو مسیح

کی طرف جو محبت اور زندگی کا چشمہ کھینچیں محبت ہمارے لئے ایک نہایت ضروری صفت ہے اسکے وسیلہ سے ہم روحوں کی قدر پہنچاتے ہیں صرف اسی کی تاثیر سے ہم سچے عیسائی بناتے ہیں اور روحانی قوت پاتے ہیں محبت سب قوتوں سے قوی ہے مسیحی نجات کی بنا اسی پر ہے اس واسطے یہ نجات ضرور کامیاب ہوگی خدا کے کلام میں لکھا ہے وہ اپنی جان کے درد و نکاح حاصل دیکھ کے سیر ہوگا اور وہی آدمی جانوں کے بچانے میں زیادہ کامیاب ہوگا جس میں زیادہ محبت ہے میں اقرار کرتا ہوں کہ چند شاندار لیاقتیں جو محبت سے خالی ہیں اگرچہ بظاہر قوی تر معلوم ہوتی ہیں اور محبت ان کے سامنے چھپ جاتی ہے تاہم محبت اُسے افضل ہے کیونکہ وہ خدا سے ہے اس واسطے ہمیں جو خدا کے ایلچی ہیں اور لوگوں کو شیطان سے چھڑا کر خدا کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں دل و جان سے کوشش کرنی چاہئے کہ ہندو اور مسلمان کے ساتھ ہمارا محبت سے میل ہو۔ محبت وہ صفت ہے جو اور سب صفات سے زیادہ عیسائی دین کو ظاہر کرتی ہے۔

عیسائی دین کیا ہے۔ وہ الہی تجویز ہے جو خدا کی محبت کو ہلاک ہو نیو اے گنہگاروں کے واسطے ظاہر کرتی ہے اسکا آغاز محبت ہے اور محبت ہی میں اسکا خاتمہ ہوگا بعض مسیح کی روح سے زیادہ بھرجا کر زیادہ محبت رکھتے ہیں ایسے لوگ اوروں کی نسبت زیادہ آسانی سے لوگوں کے دلوں کو مسیح کی طرف کھینچ لیتے ہیں محبت ایسی صفت ہے کہ ہر ایک ایماندار اسکو حاصل کر سکتا ہے جو اس کے لئے زیادہ مشتاق ہو کر ڈھونڈتا ہے زیادہ پاتا ہے یوں رسول نے قرنتیوں کے پہلے خط میں محبت کی اعلیٰ قدر کو ظاہر کر دیا ہے

خیال اور نظر کو انہی طرف کھینچ لیا کرتا ہے اس طرح خدا کی محبت بہ نسبت اور
 صفات کے انسان کے دلوں زیادہ کھینچتی ہے۔ خدا کی محبت گنہگار انسان کو اس کی طرف
 متوجہ کرتی ہے اور جو کوئی اس محبت کو اپنے دل میں کثرت سے جگہ دے وہ اس کا بیان پوری
 طرح اوروں کے سامنے کر سکتا ہے۔ کیونکہ دل کی کثرت سے زبان بولتی ہے غیرت
 فائدہ مند ہے اور تیز عقل بہت کام دیتی ہے لیکن بغیر محبت کے دونوں ناچنے میں عیسیٰ
 فرماتا ہے اگر میں زمین سے اوپر اٹھایا جاؤں تو سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا وہ سب طرح
 اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے اس محبت کے زور سے جو اس نے صلیب پر دکھائی اس واسطے
 ہم کو بھی چاہئے کہ محبت اور ملائمی سے گنہگاروں کو مسیح کی طرف کھینچیں ہر ایک
 واعظ میں محبت ایک ضروری صفت ہونی چاہئے بغیر اسکے کوئی مسیح کو اور
 اس کی نجات کو ظاہر نہیں کر سکتا ہے صرف محبت کے وسیلہ سے گنہگار محبت کے
 پیغام پر یقین لاسکتا ہے۔ پولوس رسول میں محبت کیسی نمودار تھی اسکے جوش میں
 اگر وہ کہتا ہے کہ میں یہاں تک چاہتا تھا کہ اگر ہو سکے تو اپنے بھائیوں کے بدلے
 جو جسم کی رو سے میرے قریبی ہیں مسیح سے محروم ہوں اس بیان کی مختلف
 تفسیر اور تعبیر ہو سکتی ہے لیکن ایک بات اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ یہ بھی نہایت
 محبت کا کلام ہے اس قسم کی محبت پولوس نے ہمیشہ اپنے کام میں ظاہر کی گمان
 غالب ہے کہ اسی کے وسیلہ سے اس نے ایشیا کو چمک میں خداوند کے کلام کو بڑی
 ترقی دی اور مسیحی جماعت مختلف مقاموں میں قائم ہوئی۔ اب مناسب ہے کہ
 میں اس وعظ کو ختم کروں اگرچہ یہ بہت طویل ہو گیا تو بھی افسوس ہے کہ مضمون کا

بیان پورا نہیں ہوا بعض باتیں گفتنی رہی ہیں اور شاید بعض ناگفتنی کہی گئیں لیکن
 باوجود اس نقص کے میں اُمید رکھتا ہوں کہ جو کچھ کہا گیا ہے اُس سے اس عالمی
 مضمران یعنی روحانی قوت کی شرائط کا بیان بیفائدہ نہیں ہوگا خدا فضل کرے
 اپنی مہربانی سے میرے اس کلام کو مبارک کرے تاکہ اُس سے ہمیں بہت سا
 روحانی فائدہ پہنچے اور اُسکے جلال کی ترقی ہو۔ آمین :-

تمام شد

